جاوید چودھری

آیئے! معجزے کا انتظار کریں!

آپ حکمرانوں کی مثال لیجیے! شاہ ایران محمد رضا پہلوی ۱۹۴۱ء میں تخت نشین ہوا۔ وہ خادم مغرب کہلاتا تھا۔ اس نے ایران میں سرمایہ دارانہ معیشت پروان چڑھائی، وہ امریکی صدر کو اپنا باس کہتا تھا اور واشنگٹن کو ایران کا دارالحکومت۔ امریکہ نوازی کی انتہا دیکھیے! شاہ ایران نے ملک میں موجود تمام امریکیوں کو سفارتی حیثیت دے دی۔ اس وقت ایران دنیا کا واحد ملک تھا جس میں جو بھی امریکی قدم رکھتا' اسے سفارت کار کا سٹیٹس حاصل ہو جاتا۔ دنیا میں امریکہ سے باہر کیلی فورنیا یونیورسٹی کی صرف ایک شاخ تھی اور وہ ایران میں تھی۔ شاہ ایران کا خیال تھا۔ امریکہ اس کا دوست ہے۔ لہٰذا اس کی باری کبھی نہیں آئے گی لیکن جب ۱۹۷۹ء میں انقلاب آیا تو امریکہ دنیا کا پہلا ملک تھا جس نے شاہ ایران کو پناہ دینے سے انکار کیا، شاہ ایران مارا مارا پھرتا رہا لیکن امریکہ نے اسے علاج تک کے لیے نیو یارک نہ اترنے دیا' یہاں تک کہ جب اس کا انتقال ہوا تو لواحقین اس کی نعش اٹھا اٹھا کر پھرتے رہے مگر امریکہ کے خوف سے کوئی ملک شاہ کی میت کو چھ بائی دو فٹ جگہ دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔ آخر مصر کو رحم آیا اور مرحوم بادشاہ کو قاہرہ میں قبر نصیب ہوئی۔

اناس تاسیو سوہزار نکاراگوا میں امریکہ کا دوست تھا۔ وہ اور اس کا والد برسوں امریکہ کے سپاہی بن کر کیمونزم کے خلاف لڑتے رہے۔ اناس تاسیو کا خیال تھا کہ اس کی باری کبھی نہیں آئے گی لیکن جب اسے نکاراگوا سے بھاگنا پڑا تو امریکہ نے اسے پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ یہ اناس تاسیو سوہزار پیراگوا کے شہر ''اسنشن'' میں انتہائی کسمپرسی کی حالت میں مرا۔ فلپائن کا فرڈی ننڈ مارکوس بھی امریکہ کا دوست تھا۔ وہ فلپائن میں ۲۰ سال تک امریکی دوستی کا حق ادا کرتا رہا۔ اس نے امریکہ کے ایماء پر ہزاروں کمیونسٹ ذبح کر دیئے۔ ۱۹۸۶ء میں امریکہ نے اسے اقتدار چھوڑنے کی ہدایت فرمائی۔ مارکوس نے باس کے حکم پر سرِ تسلیم خم کیا اور ملک سے فرار ہو گیا۔ اس کا خیال تھا' وہ امریکہ چلا جائے گا لیکن امریکہ نے پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ امریکہ کا دوست مارکوس بھی ۱۹۸۴ء میں ہونولولو میں بے وفائیوں کے شکوے کرتے کرتے مرا۔ انگولا کے باغی لیڈر جوناس سیومبی نے ۱۹۹۲ء میں امریکہ کے ایماء پر کمیونسٹوں سے امن معاہدہ کیا۔ سی آئی اے نے اس کی امداد روک لی۔ سیومبی پر کمیونسٹوں کی تنظیم ایم پی ایل اے نے حملہ کر دیا۔ وہ امریکہ میں مدد مانگتا ہوا ہلاک ہوا۔ پانامہ کے جنرل نوریگا نے ۲۵ سال امریکہ کی خدمت کی لیکن امریکہ نے پانامہ پر فوج کشی فرما دی۔ نوریگا کو گرفتار کیا، اس پر منشیات کا کیس بنایا اور عدالت سے سزا دلا کر اسے جیل میں ڈال دیا۔ امریکہ نے ۱۹۷۹ء میں رہوڈیشیا کے بشپ ایبل مزوریوا کو موغابے اور

نکولو کے خلاف ہلا شیری دی بعدازاں یہی بشپ امریکی دوستی کے طفیل عبرت کا نشان بن گیا۔ چلی کے اوگسٹو پنوشے نے ملک کو خانہ جنگی اور کمیونزم سے بچایا۔ ۱۷ سال امریکہ کی خدمت فرمائی۔ ۱۹۹۰ء میں امریکہ کے حکم پر حکومت چھوڑی، لندن میں پناہ لی تو اسے نظر بند کر دیا گیا۔ وہ امریکہ کو مدد کے لیے دہائی دیتا رہا لیکن پنوشے کی باری آ چکی تھی۔

آپ ملکوں کی مثال لیں! دوسری جنگ عظیم کے بعد ۲۳ ممالک کا خیال تھا ''ہماری باری نہیں آئے گی'' لیکن امریکہ نے ان ممالک پر ۷۹ فوجی حملے کیے۔ چین ہو، کوریا ہو یا گوئٹے مالا، انڈونیشیا، کیوبا، کانگو، پیرو، لاؤس، ویت نام، کمبوڈیا، گرینیڈا، لبنان، لیبیا، ایلسلواڈور، نکاراگوا، پانامہ، سوڈان، پورٹوریکو، یوگوسلاویہ، یوراگوٹ، البانیہ، زائر، ہیٹی بوسنیا، صومالیہ، لائبیریا، بولیویا، افغانستان یا پھر عراق' ہر وہ ملک جس نے خود کو امریکہ سے محفوظ سمجھا۔ جو یہ کہتا تھا ''ہماری باری کبھی نہیں آئے گی'' اس ملک پر امریکی فوج بھی اتری، امریکی بارود بھی پھٹا اور امریکی طیاروں نے اس ملک پر بم بھی برسائے، یہ امریکہ کی ۱۸۹۰ء سے اپریل ۲۰۰۳ء تک کی فوجی تاریخ ہے۔ اس تاریخ میں افغانستان اور عراق جیسے درجنوں ملک شامل ہیں۔ کسی دانشور نے کہا تھا ''آپ امریکہ کی مخالفت کریں تو امریکہ آپ کو منہ مانگی قیمت دے کر خرید لے گا لیکن اگر آپ اس کے دوست بن گئے تو وہ آپ کو سستے داموں بیچ دے گا۔''

ہم بھی امریکہ کے دوست ہیں۔ وہ کے آر ایل پر پابندیاں لگا رہا ہے۔ وہ ہم پر الزام لگاتا ہے' ہم شمالی کوریا کو ایٹمی مواد دے رہے ہیں۔ ہالینڈ کے انسپکٹر ۲۹ اپریل کو کیمیکل معائنے کے لیے پاکستان آ رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے' پاکستان اس کارخانے میں کیمیائی ہتھیار بنا رہا ہے۔ جیک سٹرا اور کولن پاؤل ہمیں تمیز سے رہنے کے مشورے بھی دے رہے ہیں۔ لیکن ہمارا خیال ہے ''ہماری باری نہیں آئے گی'' ہماری باری واقعی نہیں آئے گی کیونکہ ہم عراق، پانامہ اور فلپائن سے کہیں زیادہ امریکہ کے دوست ہیں۔ لہٰذا ہماری وفاداری تقاضا کرتی ہے' ہماری باری کبھی نہ آئے۔ مگر افسوس! یہ کبوتروں جیسی خوش فہمی ہے۔ کبوتر سمجھتے ہیں' ہم تک پہنچتے پہنچتے بلی کی فطرت بدل جائے گی۔ یقیناً عراق کے بعد امریکہ کی خو بھی تبدیل ہو چکی ہے۔ وہ اب توبہ تائب ہو گا۔ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے گا اور گدڑی اوڑھ کر باقی زندگی اطمینان سے گزار دے گا اور کبوتر پورے اطمینان سے انڈے دیتے رہیں گے۔ ایسی خوش فہمی کبوتر پال سکتے ہیں، ورنہ دنیا میں کون نہیں جانتا ہاتھی کتنا ہی مہذب کیوں نہ ہو جائے وہ سونڈ ہلائے بغیر سو نہیں سکتا اور بچھو خواہ مسجد ہی میں جنم کیوں نہ لے، وہ ڈسے بنا نہیں رہ سکتا۔ جس امریکہ نے غیر نیوکلیائی ملک عراق کو نہیں بخشا' وہ جوہری اسلامی طاقتوں کو معاف کر دے گا؟ یہ تاریخ انسانی کا سب سے بڑا معجزہ ہو گا۔

(مطبوعہ: روزنامہ ''جنگ'' ۲۵ اپریل ۲۰۰۳ء)